بَابُ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلصَّبْرِ عَلَى الْأَوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَجَهْدِهَا

﴿مدینہ طیبہ کے مصائب برداشت کرنے اور مشکلات پر صبر کرنے کے باعث شفاعتِ نبوی نصیب ہونے کا بیان﴾

۲۱۷/۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو کوئی بھی مدینہ طیبہ کی سختی اور شدت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٨، والترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل المدينة، ٥/ ٧٢٢، الرقم: ٣٩٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٩٧، الرقم: ٩١٦١، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٥٦، الرقم: ٣٧٣٩۔

٢/٢١٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ طیبہ کی بھوک پیاس اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٢١٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَى الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا، وَقَالَ: اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٥٥، الرقم: ٦٤٤٠۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: فضل المدينة ودعاء النبي صلی الله علیه وآله وسلم فيها بالبركة، ٢/ ١٠٠٢، الرقم: ١٣٦٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٨١، الرقم: ١٥٣۔

فرمایا: میں مدینہ کے دونوں سیاہ پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں نہ اس کے کانٹے دار درختوں کو کاٹا جائے نہ اس کے شکار کو قتل کیا جائے۔ اور فرمایا: کاش اہلِ مدینہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے، جو کوئی مدینہ سے اعراض کر کے اسے چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا، اور جو کوئی بھی اس کی بھوک، سختی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام مسلم اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٢٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه لَيَالِيَ الْحَرَّةِ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَکَ لَا آمُرُکَ بِذَلِکَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا فَيَمُوْتُ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْيَعْلَى.

’’ابو سعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ جنگِ حرہ کے زمانہ میں اس نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر مدینہ سے چلے جانے کے بارے مشورہ کیا

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٢، الرقم: ١٣٧٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٥٨، الرقم: ١١٥٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٧، الرقم: ٤٢٨٠، وأبويعلى في المسند، ٢/ ٤٥٥، الرقم: ١٢٦٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١٤٤، الرقم: ١٨٥٢۔

اور ان سے مدینہ کی مہنگائی اور اپنے کثرتِ عیال کی شکایت کی اور یہ بھی بتایا کہ اب وہ مدینہ کی مشکلات پر مزید صبر نہیں کرسکتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! میں تمہیں یہاں سے چلے جانے کے بارے میں نہیں کہوں گا کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔‘‘

اسے امام مسلم، احمد، نسائی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٢١/٥. عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ رضی الله عنه أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما فِي الْفِتْنَةِ، فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ، يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! إِشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: اقْعُدِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یحنس سے روایت ہے کہ وہ فتنہ کے دَور میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی اثناء میں ان کی ایک لونڈی نے ان کے پاس آ کر سلام کر کے کہا: ابوعبدالرحمٰن! میں (مدینہ سے) جانا

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الحج، باب: الترغيب في سكنى المدينة والصبر على لأوائها، ٢/ ١٠٠٤، الرقم: ١٣٧٧، ومالك في الموطأ، ٢/ ٨٨٥، الرقم: ١٥٦٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١١٣، الرقم: ٥٩٣٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٧، الرقم: ٤٢٨١۔

چاہتی ہوں، ہم پر حالات تنگ ہوگئے ہیں تو حضرت عبد اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: بے سمجھ (خاموشی سے) یہاں بیٹھی رہ کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام مسلم، مالک، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٦/٢٢٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: إِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ. قَالَ: فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضِ الْمَنْشَرِ؟ إِصْبِرِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَأْوَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کی ایک لونڈی نے ان کے پاس آکر کہا: ہم پر حالات تنگ ہو گئے ہیں اس لیے میں عراق جانا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا شام تو نہیں جانا جو زمینِ محشر ہے؟ نادان صبر کر کے یہاں رہو کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی بھی اس کی سختی و مشقت اور بھوک پیاس پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل المدينة، ٥/ ٧١٩، الرقم: ٣٩١٨۔

٧/٢٢٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: تُفْتَحُ الْبِلَادُ وَالْأَمْصَارُ، فَيَقُوْلُ الرِّجَالُ لِإِخْوَانِهِمْ: هَلُمُّوْا إِلَى الرِّيْفِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شہر اور بڑے بڑے علاقے فتح ہوجائیں گے تو لوگ اپنے بھائیوں سے کہیں گے: چلو (مدینہ سے نکل کر فلاں) زرخیز اور ترقی یافتہ علاقہ میں چلیں، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ جو کوئی اس کی بھوک پیاس، تنگی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٨/٢٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ رِجَالًا يَسْتَنْفِرُوْنَ عَشَائِرَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: الْخَيْرَ الْخَيْرَ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَنْفِي أَهْلَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. وَالَّذِي نَفْسُ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٣٨، الرقم: ٨٤٥٨۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٣٩، الرقم: ٩٦٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٦، الرقم: ٤١٧٩، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢/٢٧٩۔

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَا يَخْرُجُ مِنهَا أَحَدٌ رَاغِبًا عَنهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ. حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے خاندانوں اور قبائل کو یہ کہتے ہوئے (مدینہ سے) بھگا لے جائیں گے کہ بھلائی کی طرف چلو، خیر اور ترقی کی طرف چلو، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو کوئی اس کی بھوک پیاس، تنگی اور مشقت پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک یہ اپنے رہنے والوں (میں سے بد) کو اس طرح علیحدہ کر دیتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کا کھوٹ علیحدہ کر دیتی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو کوئی مدینہ سے منہ پھیر کر نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا۔''

اسے امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٩/٢٢٥. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ: تُوُفِّيَ أَخِي وَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضي الله عنه، فَقُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! إِنَّ أَخِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عِيَالًا، وَلِي عِيَالٌ وَلَيْسَ لَنَا مَالٌ، وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَخْرُجَ بِعِيَالِي وَعِيَالِ أَخِي حَتَّى نَنْزِلَ بَعْضَ هَذِهِ الْأَمْصَارِ، فَيَكُونَ أَرْفَقَ عَلَيْنَا فِي مَعِيْشَتِنَا، قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَخْرُجْ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: مَنْ صَبَرَ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٢٩، الرقم: ١١٢٦٤۔

عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’ابوسعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ میرے بھائی کی (مدینہ میں) وفات ہوئی تو میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا: ابوسعید! میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور اس نے اپنا اہل وعیال چھوڑا ہے جبکہ میرے بھی اہل وعیال ہیں اور میرے پاس مال نہیں ہے، لہٰذا میرا ارادہ ہے کہ میں اپنے اور اپنے بھائی کے خاندان سمیت کسی اور علاقے میں چلا جاؤں جس سے ہماری معاشی صورتحال بہتر ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! یہاں سے نہ جاؤ کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٢٦/ ١٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّوِيْلِ صَاحِبِ الْمَصَاحِفِ أَنَّ كِلَابَ بْنَ تَلِيدٍ أَخَا بَنِي سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ، أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ جَاءَهُ رَسُوْلُ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمِ بْنِ عَدِيٍّ يَقُوْلُ: إِنَّ ابْنَ خَالَتِکَ يَقْرَأُ عَلَيْکَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: أَخْبِرْنِي كَيْفَ الْحَدِيثُ الَّذِي كُنْتَ حَدَّثْتَنِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ؟ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَخْبِرُهُ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رضی الله عنها أَخْبَرَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٦٩، الرقم: ٢٧٠٨٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/ ٤٨٧، الرقم: ٤٢٨٢، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/ ٤٥٧، الرقم: ٣١٤٧۔

شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’صاحب المصاحف عبد اللہ بن مسلم طویل سے روایت ہے کہ بنو سعد بن لیث کا ایک شخص کلاب بن تلید، سعید بن مسیّب کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران نافع بن جبیر بن مطعم بن عدی کا قاصد آکر کہنے لگا: آپ کی خالہ کا بیٹا آپ کو سلام کہتے ہوئے پوچھ رہا ہے: آپ مجھے اس حدیث کے بارے میں بتلایئے جو آپ نے حضرت اَسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے مجھے بیان کی تھی؟ سعید بن مسیّب نے فرمایا: تم اسے بتلانا کہ حضرت اَسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کیا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام احمد، نسائی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۲۷/ ۱۱. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَخْرُجُ أَحَدٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَاغِبًا عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَهَا اللهُ خَيْرًا مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ فِيْهَا أَحَدٌ يَصْبِرُ عَلَى جَهْدِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوْتَ فِيْهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مدینہ سے اعراض کرکے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا، اور جو کوئی اس کی سختی اور مشقت پر صبر کرے گا یہاں تک کہ وہاں وفات پا

۱۱: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۲/ ۴۸۶، الرقم: ۴۲۷۹، والبزار في المسند، ۳/۳۲۷، الرقم: ۱۱۲۴، والأصبهاني في المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم، ۴/۳۸، الرقم: ۳۱۶۷۔

جائے تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام نسائی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٢٨/١٢. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: غَلَا السِّعْرُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجَهْدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِصْبِرُوْا وَأَبْشِرُوْا فَإِنِّي قَدْ بَارَكْتُ عَلَى صَاعِكُمْ وَمَدِّكُمْ، فَكُلُوْا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَإِنَّ طَعَامَ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامَ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ، وَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الْجَمَاعَةِ، فَمَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا رَغْبَةً عَمَّا فِيْهَا أَبْدَلَ اللهُ بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فِيْهَا، وَمَنْ أَرَادَهَا بِسُوْءٍ أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں مہنگائی کی بدولت سخت تنگی ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہوتے ہوئے) فرمایا: تم صبر کرو اور خوشخبری سناؤ کہ میں نے تمہارے ناپ تول کے پیمانوں میں برکت کی دعا کی ہے۔ تم مل کر کھاؤ اور جدا جدا نہ ہوا کرو کیونکہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرے گا اور دو کا کھانا چار کے لیے، چار کا کھانا پانچ اور چھ اشخاص کو کافی ہوگا اور یقیناً جماعت میں برکت ہے۔ جس نے مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت وسختی پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی

١٢: أخرجه البزار في المسند، ١/ ٢٤٠، الرقم: ١٢٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٥، الرقم: ١٨٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٣٠٥۔

شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا، اور جو کوئی مدینہ سے منہ موڑ کے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو مدینہ میں سکونت عطا کرے گا، اور جس نے اس کے ساتھ کسی قسم کی برائی کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ اُسے (دوزخ میں) اِس طرح پگھلائے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔‘‘

اسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے کہا ہے: اس کی اسناد جید ہے، اور امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رِجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۱۳/۲۲۹. عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه قَالَ: أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى قَبْرِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه، فَجَعَلُوْا يَجُرُّوْنَ النَّمِرَةَ عَلَى وَجْهِهِ فَتَنْكَشِفُ قَدَمَاهُ وَيَجُرُّوْنَهَا عَلَى قَدَمَيْهِ فَيَنْكَشِفُ وَجْهُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِجْعَلُوْهَا عَلَى وَجْهِهِ، وَاجْعَلُوْا عَلَى قَدَمَيْهِ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فَإِذَا أَصْحَابُهُ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُوْنَ إِلَى الْأَرْيَافِ، فَيُصِيْبُوْنَ بِهَا مَطْعَمًا وَمَلْبَسًا وَمَرْكَبًا، أَوْ قَالَ: مَرَاكِبَ، فَيَكْتُبُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا، فَإِنَّكُمْ بِأَرْضٍ مَجَازٍ جَدُوْبَةٍ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

www.MinhajBooks.com

۱۳: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۹/ ۲۶۵، الرقم: ۵۸۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۱۴۵، الرقم: ۱۸۵۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/ ۳۰۰، وأيضاً في، ۶/۱۱۹۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الۡمُعۡجَمِ الۡكَبِيۡرِ. وَقَالَ الۡمُنۡذِرِيُّ وَالۡهَيۡثَمِيُّ: إِسۡنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو اُسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (کو دفناتے وقت ان) کی قبر پر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ صحابہ اونی چادر سے ان کا چہرہ ڈھانپتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور اس کو ان کے قدموں پر کرتے تو چہرہ ننگا رہ جاتا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس چادر کو ان کے چہرے پر ڈال دو اور ان کے پاؤں اس درخت کے پتوں سے ڈھانپ دو۔ بیان کرتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا سر اٹھایا تو آپ کے صحابہ یہ (کمپرسی کی حالت) دیکھ کر رونے لگے اسوقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مدینہ سے دوسروں علاقوں کی طرف نکلیں گے تو وہاں انہیں کھانا پینا، لباس اور سواری یا فرمایا: سواریاں میسر ہوں گی تو وہ اپنے خاندان والوں کو لکھیں گے کہ ہمارے پاس آجاؤ، تم تو اخروٹ والی خشک و بنجر سرزمین میں ہو، کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے۔ جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور مشقت و سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام منذری اور ہیثمی نے اس کی اِسناد کو حسن کہا ہے۔

۲۳۰/۱٤. عَنۡ أَفۡلَحِ مَوۡلَى أَبِي أَيُّوۡبَ الۡأَنۡصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ مَرَّ بِزَيۡدِ بۡنِ ثَابِتٍ وَأَبِي أَيُّوۡبَ وَهُمَا قَاعِدَانِ عِنۡدَ مَسۡجِدِ الۡجَنَائِزِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: تَذۡكُرُ حَدِيۡثًا حَدَّثَنَاهُ رَسُوۡلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي هَذَا الۡمَجۡلِسِ الَّذِي

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/١٥٣، الرقم: ٣٩٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد۔

نَحْنُ فِيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! عَنِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزْعَمُ: أَنَّهُ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُفْتَحُ فِيْهِ فَتَحَاتُ الْأَرْضِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهَا رِجَالٌ يُصِيْبُوْنَ رَخَاءً وَعَيْشًا وَطَعَامًا، فَيَمُرُّوْنَ عَلَى إِخْوَانٍ لَهُمْ حُجَّاجًا أَوْ عُمَّارًا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا يُقِيْمُكُمْ فِي لَأْوَاءِ الْعَيْشِ وَشِدَّةِ الْجُوْعِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذَاهِبٌ وَقَاعِدٌ، حَتَّى قَالَهَا مِرَارًا. وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَا يَثْبُتُ بِهَا أَحَدٌ فَيَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا حَتَّى يَمُوْتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام افلح سے روایت ہے کہ اس کا گزر حضرت زید بن ثابت اور ابو ایوب رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا جبکہ وہ جنازہ گاہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تو ان میں سے ایک نے دوسرے اپنے ساتھی سے کہا: آپ کو وہ حدیث یاد ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ نے اس مجلس میں ہمیں بیان فرمائی جس میں ہم موجود تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! مدینہ کے متعلق، میں نے آپ ﷺ کو سنا اور آپ گمان کرتے: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں زمینی فتوحات ہوں گی تو لوگ آسودہ حالی، عیش و عشرت اور معاشی خوشحالی کی تلاش میں ان کی طرف نکل کھڑے ہوں گے۔ وہ حج کرنے والے یا عمرہ کرنے والے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے تو انہیں کہیں گے: کس چیز نے تم کو سختی و مشقت اور بھوک پیاس کی شدت میں رکھا ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: پس (ان میں سے بعض) جانے والے اور بعض وہیں رہنے والے ہوں گے، آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ اور (فرمایا) مدینہ ان کے لئے بہتر ہے، جو کوئی بھی اس کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کرتے ہوئے ثابت قدم رہے گا یہاں تک کہ وفات

پا جائے تو میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۲۳۱/ ۱۵. عَنْ أَبِي قَزَعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِيْنَةِ، بُعِثَ مِنَ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَبُوْبَكْرٍ الْقَبَّابُ: هٰكَذَا فِي كِتَابِي وَوَجَدْتُ فِي نُسْخَةٍ أُخْرَى مِنَ الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ سَكَنَ الْمَدِيْنَةَ فَصَبَرَ عَلٰى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا وَشَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’ابو قزعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے بتایا کہ اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مکہ یا مدینہ حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہو گیا، وہ اسی زمین سے اٹھایا جائے گا۔ ابو بکر قبَّاب فرماتے ہیں: اسی طرح میری کتاب میں لکھا ہوا ہے، اور میں نے دوسرے نسخہ میں لکھا ہوا دیکھا کہ قیامت کے دن (وہ شخص) امن پانے والوں میں سے اٹھایا جائے گا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مدینہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی بھوک پیاس اور مشقت پر صبر کیا تو قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۱۵: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۲/ ٦١، الرقم: ٧٥٦۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ أَوْ زَارَ قَبْرَهُ وَبِأَسْبَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ

﴿مدینہ طیبہ میں وفات پانے، آپ ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کرنے اور دیگر اَسباب کے باعث شفاعتِ نبوی کا بیان﴾

١/٢٣٢. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوْتُ بِهَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں یہاں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔''

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل المدينة، ٥/٧١٩، رقم: ٣٩١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٠٤، الرقم: ٥٨١٨، وابن حبان في الصحيح، ٩/ ٥٧، الرقم: ٣٧٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٩٨، الرقم: ٤١٨٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ١٤٦، الرقم: ١٨٥٩، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٢٥٥، الرقم: ١٠٣١۔

اسے امام ترمذی، احمد اور ابنِ حبان نے روایت کیا اور ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۲۳۳. عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ رضی الله عنها أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَإِنِّي أَشْفَعُ لَهُ أَوْ أَشْهَدُ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت صفیہ بنتِ ابی عبید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہونے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام نسائی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳/۲۳٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۲: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ۲/ ٤۸۸، الرقم: ٤۲۸۵، والطبراني في المعجم الكبير، ۲٤/ ۳۳۱، الرقم: ۸۲٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ٤۹۷، الرقم: ٤۱۸۳، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/ ۲۵۵، الرقم: ۱۰۳۲۔

۳: أخرجه الدارقطني في السنن، ۲/ ۲۷۸، الرقم: ۱۹٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ۵/ ۲٤۵، وأيضاً في شعب الإيمان، ۳/ ٤۹۰، الرقم: ٤۱۵۹۔

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے حق میں میری شفاعت واجب ہوگئی۔‘‘

اسے امام دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤/٢٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی زیارت کرنے والا میرے پاس آتا ہے اور اسے میری زیارت کے سوا کوئی اور حاجت نہیں ہوتی تو مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کروں۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥/٢٣٦. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ زَارَ قَبْرِي، أَوْ قَالَ: مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا، وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ فِي الْآمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/ ٢٩١، الرقم: ١٣١٤٩، وأيضاً في الأوسط، ٥/١٦، الرقم: ٤٥٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/ ٢۔

٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٥/ ٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٣، وأيضاً في شعب الايمان، ٣/ ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٣، والطيالسي في المسند، ١/١٢، الرقم: ٦٥۔

ہوئے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔ جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوگیا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے اٹھائے گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۳۷. عَنْ صُمَيْتَةَ رضی الله عنها قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ، فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت صمیتہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے، پس جو مدینہ میں فوت ہوا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۷/۲۳۸. عَنْ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رضی الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

۶: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/ ۳۳۱، الرقم: ۸۲۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/ ۴۹۷، الرقم: ۴۱۸۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/ ۱۴۶، الرقم: ۱۸۶۱، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۷/ ۷۴۸، الرقم: ۱۱۴۱۸، والصيداوي في معجم الشيوخ، ۱/ ۳۵۳.

۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/ ۲۹۴، الرقم: ۷۴۷، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۶/ ۶۵، الرقم: ۳۲۷۵، والبيهقي في شعب —

قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ، فَإِنَّهُ لَا يَمُوْتُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا أَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے، پس جو بھی مدینہ میں فوت ہوا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی، ابنِ ابی عاصم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨/٢٣٩. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهم عَنِ امْرَأَةٍ يَتِيْمَةٍ كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ فَإِنَّهُ مَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

--------- الإيمان، ٣/ ٤٩٨، الرقم: ٤١٨٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٦، الرقم: ١٨٦٣، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦٩٢/٧، الرقم: ١١٢٧٥۔

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٣٣٢، الرقم: ٨٢٥، ٨٢٦، وابن أبى عاصم في الآحاد والمثاني، ٦/ ١٧، الرقم: ٣١٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/١٤٦، الرقم:١٨٦٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٣٠٦۔

’’حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک یتیم صحابیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس تھیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھے تو اسے یہاں ہی مرنا چاہیے کیونکہ جو بھی مدینہ میں فوت ہوا میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔ امام منذری نے اس کی اِسناد کو حسن لکھا ہے۔

٩/٢٤٠. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ، اسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِي وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِيْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں فوت ہوگیا وہ میری شفاعت کا ضرور مستحق ہوگا اور وہ قیامت کے دن امن پانے والوں میں سے ہوگا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٢٤١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/ ٢٤٠، الرقم: ٦١٠٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٦٩، الرقم: ٤١٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/ ٣١٩۔

١٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٢٠١، الرقم: ١٠٤٦٢، وأيضاً في الأوسط، ٦/ ٥٣، الرقم: ٥٧٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/ ١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٩٧۔

اللهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿فَيُوَفِّيهِمْ أُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [النساء، ٤: ١٧٣]، قَالَ: أُجُوْرُهُمْ يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، وَيَزِيْدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ الشَّفَاعَةَ، لِمَنْ وَجَبَتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ لِمَنْ صَنَعَ إِلَيْهِمُ الْمَعْرُوْفَ فِي الدُّنْيَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَالْأَوْسَطِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وہ انہیں پورے پورے اجر عطا فرمائے گا اور (پھر) اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا﴾ [النساء، ٤: ١٧٣] کے بارے (تفسیر کرتے ہوئے) فرمایا: ان کے اجر کے باعث وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا، وہ فضل شفاعت ہے۔ شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دنیا میں نیکی کی ہوگی۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١١/٢٤٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا، كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

١١: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٣/ ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/ ٣٢٩، الرقم: ٢٤٨٩۔

وأخرج العسقلاني في لسان الميزان، ٦/ ٢٩، الرقم: ١٠٧، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/ ٤١٥، الرقم: ٨٤٩٤:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَمْ تَنْزَعْهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے خلوصِ نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوکر میری زیارت کا شرف حاصل کیا، میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۳/۱۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا مِنْ عَبْدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكًا يُبْلِغُنِي، وَكَفَى أَمْرَ آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو مجھے اس کا درود پہنچاتا ہے اور یہ درود اس کے دنیا و آخرت کے معاملات کو کفایت کرجاتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہ اور شفیع ہوں گا۔''

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۴۴/۱۳. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا

۱۲: أخرجه البيهقي في شعب الايمان، ۳/ ٤٨٩، الرقم: ٤١٥٦۔

۱۳: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۲۷۰، الرقم: ۱۷۲٦، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله، ۱/ ٤٣، ٤٤.

وأخرج الرافعي في التدوين في أخبار قزوين، ٤/ ١٢٥، والسيوطي في مفتاح الجنة في الإحتجاج بالسنة، ۱/ ٦٧:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي —

حَدُّ الْعِلْمِ إِذَا حَفِظَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيْثًا مِنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهاً وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے جسے یاد کر لینے کے بعد آدمی فقیہ بن جاتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جو میرا امتی دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر لے، اللہ تعالیٰ اسے (قبر سے) فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٥/١٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَضَى لِأَخِيْهِ حَاجَةً، كُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِيْزَانِهِ فَإِنْ رَجَحَ وَإِلَّا شَفَعْتُ لَهُ.

رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی کوئی حاجت پوری کی، میں (روزِ قیامت) میزان کے قریب کھڑا ہوں گا پس اگر وہ نیکیوں کی طرف جھک گیا (تو ٹھیک) ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔‘‘

اسے امام ابو نعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤٦/١٥. عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا شَفِيْعٌ

.... أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

١٤: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٦/ ٣٥٣۔

١٥: أخرجه الأصبهاني في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١/ ٣٦٨۔

لِكُلِّ رَجُلَيْنِ اتَّحَيَا فِي اللهِ مِنْ مَبْعَثِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے مبعوث کیے جانے سے لے کر قیامت کے دن تک ان دو شخصوں میں سے ہر ایک کے لئے شفاعت کروں گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنا تعلق قائم کر رکھا ہو۔''

اسے امام ابونعیم اصبہانی نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۲۴۷. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي وَهُمْ شِيْعَتِي. رَوَاهُ الْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت میری امت میں اس کے لئے ہے جس نے میرے اہلِ بیت سے محبت کی، اور وہ (یعنی میرے اہلِ بیت) میرا گروہ ہے۔''

اسے امام خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۶: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۲/۱۴۶، الرقم: ۵۶۳، والهندي في كنزالعمال، ۱۴/۳۹۹، الرقم: ۳۹۰۵۷۔

بَابٌ فِي شَفَاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِأُنَاسٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

﴿جنت میں بغیر حساب داخل ہونے والے لوگوں کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا بیان﴾

١/٢٤٨. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی الله عنه قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّوْنَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيْمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمَّتِي هَذِهِ؟ قِيْلَ: بَلْ هَذَا مُوْسَى وَقَوْمُهُ، قِيْلَ: أُنْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الطب، باب: من اكتوى أو كوى غيره، ٥/٢١٥٧، الرقم: ٥٣٧٨، وأيضاً في كتاب: الرقاق، باب: ومن يتوكل على الله فهو حسبه، ٥/٢٣٨٥، الرقم: ٦١٠٧، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/ ١٩٩، الرقم: ٢٢٠، والترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق، باب: ما جاء في صفة أواني الحوض، ٤/ ٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٣٩، الرقم: ٦٤٣٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔

سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأُفُقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: أُنْظُرْ هَا هُنَا! وَهَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأُفُقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ! وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ وَقَالُوْا: نَحْنُ الَّذِيْنَ آمَنَّا بِاللهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُوْلَهُ، فَنَحْنُ هُمْ أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَ مِنْهُمْ أَنَا يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ! فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَ مِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَغَيْرُهُمْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دم صرف نظرِ بد یا زہریلے جانور کے کاٹنے سے (کیا جاتا) ہے۔ میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر سے کیا تو انہوں نے کہا: ہم سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر سابقہ اُمتیں پیش کی گئیں تو ایک ایک اور دو دو نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ ایک جماعت تھی اور کسی نبی کے ساتھ کوئی نہ تھا یہاں تک کہ ایک جمِ غفیر میرے سامنے پیش کیا گیا۔ میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ یہ میری امت ہے؟ کہا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ کہا گیا: آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے اچانک دیکھا کہ ایک جمِ غفیر نے افق کو گھیرا ہوا ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: ادھر دیکھئے اور ادھر آسمان کے کناروں کی طرف بھی دیکھئے تو دیکھا کہ اس جمِ غفیر نے ہر طرف سے آسمان کو گھیرا ہوا ہے۔ کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے! ان میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب

کے جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور مزید وضاحت نہ فرمائی۔ لوگ باہم بات چیت کرتے ہوئے کہنے لگے: (بغیر حساب جنت میں جانے والے) وہ لوگ ہم ہی ہیں کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے رسول کی اتباع کی، پس وہ ہم ہی ہیں یا ہماری اولاد ہے جو اسلام پر پیدا ہوئی کیونکہ ہم تو دورِ جاہلیت میں پیدا ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے تشریف لا کر فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے، نہ بدفالی لیں گے، نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔ عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس بارے میں تجھ پر پہل لے گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابنِ کثیر اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲/۲۴۹. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَکَّ فِي أَحَدِهِمَا،

:۲ أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/ ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٧، وأيضاً في کتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/ ١١٨٦، الرقم: ٣٠٧٥، وأيضاً في کتاب: الرقاق، باب: صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٩، الرقم: ٦١٨٧، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/ ١٩٨، الرقم: ٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٣٥، الرقم: ٢٢٨٣٩، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٤۔

مُتَمَاسِكِيْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوْهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں داخل ہوں گے، (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے) یہ ایک دوسرے کو (نسبت کی وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، احمد بن حنبل اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٣/٢٥٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، تُضِيْءُ وُجُوْهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/ ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٦، وأيضاً في كتاب: اللباس، باب: البُرُوْد والحِبَرَة والشَّمْلَة، ٥/٢١٨٩، الرقم: ٥٤٧٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/ ١٩٧، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٤٠٠، الرقم: ٩٢٠٢، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٩٢، الرقم: ٩٧٠، إسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔

الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ (بغیر حساب کے) جنت میں داخل ہو گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عکاشہ بن محصن نے اپنی اون کی چادر کو بلند کرتے ہوئے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو ان میں شامل فرمالے، پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل کرلے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام بخاری، مسلم، احمد اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۵۱/۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ، وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي؟ قَالَ: لَا! وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى

٤: أخرجه البخاری في الصحيح، كتاب: الرقاق، باب: يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/ ٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥۔

الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُکَ! وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: کَانُوْا لَا يَکْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَکَّلُوْنَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُکَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ! اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، قَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُکَّاشَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر سابقہ امتیں پیش کی گئیں تو ایک نبی گزرنے لگے جن کے ساتھ کثیر تعداد تھی، کسی نبی کے ساتھ گروہ تھا، کسی نبی کے ساتھ دس افراد تھے، اور کسی نبی کے ساتھ پانچ افراد تھے، اور کوئی نبی اکیلا ہی تھا، اسی دوران میں نے ایک جمِ غفیر دیکھا تو پوچھا: جبرئیل! یہ میری امت ہے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں تو میں نے عظیم جمِ غفیر دیکھا۔ اس نے کہا: یہ آپ کی امت ہے؟ ان میں سے پہلے ستر ہزار افراد بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے تھے۔ پس عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے ان میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ اس پر تجھ سے پہل لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۵/۲۵۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اس کو ان میں شامل فرما لے، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۶/۲۵۳. عَنْ عِمْرَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

۵: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/ ۱۹۷، الرقم: ۲۱۶، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۰۲، الرقم: ۸۰۱۶، وابن راهويه في المسند، ۱/۱۴۳، الرقم: ۷۶، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۹۴، الرقم: ۹۷۴۔

۶: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ۱/ ۱۹۸، الرقم: ۲۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۸/ ۱۸۳، الرقم: ۴۲۷، وابن كثير ـــ

مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ. قَالُوْا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے اور اپنے رب پر کامل توکل کریں گے۔ عکاشہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تُو اُن میں سے ہے۔ فرماتے ہیں: ایک اور شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس معاملے میں تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام مسلم، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٥٤/٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضى الله عنهما (فِي طَوِيْلِ الْحَدِيْثِ)

.... في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤.

٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٧٧، الرقم: ١٩١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ٣٤٥، الرقم: ١٤٧٢١، ورواه مرفوعًا، وعبد الله بن أحمد بن حنبل في السنة، ١/ ٢٤٨، الرقم: ٤٥٧، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٢٥، الرقم: ٨٥١، إسناده صحيح، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤-٣٩٥.

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

قَالَ: ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُوْنَ، فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ كَأَضْوَاءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ كَذٰلِکَ ...... الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما (سے طویل حدیث روایت ہے) فرماتے ہیں: پھر قیامت کے دن مؤمنین نجات پائیں گے تو سب سے پہلے ایسی جماعت نجات پائے گی جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، وہ ستر ہزار افراد ہوں گے جن سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔ پھر (وہ مومن نجات پائیں گے) جو ان سے متصل ہوں گے (اور جن کے چہرے) آسمان کے ستاروں کی مانند چمکتے ہوں گے پھر اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا۔“

اسے امام مسلم، احمد اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۸/۲۵۵. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ بِالْمَوْسِمِ فَرَاثَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي، قَالَ: فَرَأَيْتُهُمْ

:۸ أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۴۵۴، الرقم: ۴۳۳۹، وابن حبان في الصحيح، ۱۳/۴۴۷، الرقم: ۶۰۸۴، والطيالسي في المسند، ۱/۴۷، الرقم: ۳۵۲، والحاكم في المستدرك، ۴/ ۴۶۰، الرقم: ۸۲۷۸، وأبو يعلى في المسند، ۹/ ۲۳۳، الرقم: ۵۳۴۰، والبخاري في الأدب المفرد، ۱/ ۳۱۴، الرقم: ۹۱۱، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۳۰۴، وقال: رواه أحمد مطولاً ومختصراً، ورواه أبو يعلى، ورجالهما في المطول رجال الصحيح، وأورده ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۴، وقال: رواه الحافظ الضياء المقدسي، وقال: هذا عندي على شرط مسلم۔

فَأَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَاتُهُمْ قَدْ مَلَئُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقَالَ: أَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَلَا يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّيَالِسِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ كَثِيرٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) جمع ہونے کے مقام پر مجھے سابقہ امتیں دکھائی جائیں گی تو میری امت میرے پاس حاضر ہونے میں تاخیر کرے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جب میں اپنے امتیوں کو دیکھوں گا تو مجھے ان کی کثرت اور تعداد پر تعجب ہو گا کہ انہوں نے پہاڑوں اور وادیوں کو بھرا ہو گا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھ سے پوچھے گا: محمد (ﷺ)! کیا آپ راضی ہیں؟ میں عرض کروں گا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کی خاطر ان میں وہ ستر ہزار امتی بھی شامل ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ بدشگونی لیتے ہیں، نہ داغ لگوا کر علاج کراتے ہیں اور اپنے رب پر کاملاً توکل کرتے ہیں۔ پس عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی، پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اس معاملے میں

تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ حبان، طیالسی، حاکم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

٩/٢٥٦. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنهما قَالَ: أَكْثَرْنَا الْحَدِيْثَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ غَدَوْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِأُمَمِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَمُرُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، حَتَّى مَرَّ عَلَيَّ مُوْسٰى مَعَهُ كَبْكَبَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ، فَأَعْجَبُوْنِي، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ لِي: هٰذَا أَخُوْكَ مُوْسٰى، مَعَهُ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ، قَالَ قُلْتُ: فَأَيْنَ أُمَّتِي؟ فَقِيْلَ لِي: أُنْظُرْ عَنْ يَمِيْنِكَ. فَنَظَرْتُ، فَإِذَا الظِّرَابُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، ثُمَّ قِيْلَ لِي: أُنْظُرْ عَنْ يَسَارِكَ. فَنَظَرْتُ، فَإِذَا الْأُفُقُ قَدْ سُدَّ بِوُجُوْهِ الرِّجَالِ، فَقِيْلَ لِي: أَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: رَضِيْتُ يَا رَبِّ! رَضِيْتُ يَا رَبِّ! قَالَ: فَقِيْلَ لِي إِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٠١، الرقم: ٣٨٠٦، حديث صحيح، والبزار في المسند، ٤/٦٧١، الرقم: ١٤٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٦، الرقم: ٩٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٦٢١، الرقم: ٨٧٢١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٦، وقال: رواه أحمد بأسانيد، والبزار أتم منه، والطبراني وأبو يعلى بإختصار كثير، وأحد أسانيد أحمد والبزار، رجاله رجال الصحيح۔

النَّبِيُّ ﷺ: فِدًا لَكُمْ أَبِي وَأُمِّي، إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَكُوْنُوْا مِنَ السَّبْعِيْنَ الْأَلْفِ، فَافْعَلُوْا، فَإِنْ قَصَّرْتُمْ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الظِّرَابِ، فَإِنْ قَصَّرْتُمْ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْأُفُقِ، فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَاوَشُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ السَّبْعِيْنَ؟ فَدَعَا لَهُ، فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: أُدْعُ اللهَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. قَالَ: ثُمَّ تَحَدَّثْنَا، فَقُلْنَا: مَنْ تَرَوْنَ هٰؤُلَاءِ السَّبْعُوْنَ الْأَلْفُ؟ قَوْمٌ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا حَتَّى مَاتُوْا؟ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس کثرت سے باتیں کیں، پھر جب دن کے پہلے وقت میں ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو مجھ پر (خواب میں) تمام انبیاء اپنی امتوں سمیت پیش کیے گئے تو بعض نبی اپنے تین امتیوں کے ساتھ جا رہے تھے، کسی کے ساتھ ایک جماعت تھی، کسی کے ساتھ دس افراد تھے اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قومِ بنی اسرائیل کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ میرے پاس سے گزرے جس سے مجھے تعجب ہوا۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کے بھائی موسیٰ اپنی قوم بنی اسرائیل کے ساتھ ہیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میری امت کہاں ہے؟ مجھ سے کہا گیا: اپنے دائیں طرف دیکھیں تو میں نے ایک

وادی دیکھی جو انسانوں کے چہروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا: اپنے بائیں طرف دیکھیں تو میں نے دیکھا کہ آسمان کے کنارہ تک ساری جگہ انسانوں کے چہروں سے ڈھکی ہوئی تھی۔ مجھے کہا گیا: کیا آپ (اتنی کثیر امت ہونے پر) راضی ہیں؟ میں نے کہا: میں راضی ہوں میرے رب! میں راضی ہوں میرے رب! آپ ﷺ فرماتے ہیں: مجھ سے کہا گیا: ان کے ساتھ (آپ کے) ستر ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا: میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں، اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ ان ستر ہزار میں سے ہوں تو ایسا کرو، اگر تم نے (اعمال میں) کمی کی تو وادی والوں میں سے ہو گے اور اگر (ان کے مقابلہ میں بھی) کمی ہوئی تو اہلِ افق میں سے ہو گے۔ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے دیکھا آپ نے لوگوں کی اصلاح کر دی جس سے وہ مضطرب ہو گئے۔ عکاشہ بن محصن نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کریں کہ وہ مجھے ان ستر (ہزار) میں سے بنا دے تو آپ نے اس کے لیے دعا کی، ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے بھی دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان (ستر ہزار) میں سے بنا دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا ہے۔ اس نے عرض کیا: پھر ان کے بارے میں کچھ ہمیں بتائیں؟ (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے کہا: تمہارے خیال میں، وہ ستر ہزار کون ہیں؟ کیا وہ ہیں؟ جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے مرتے دم تک شرک نہیں کیا؟ حضور ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے اور نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے اور نہ بدشگونی کریں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔‘‘

اسے امام احمد، بزار، طبرانی، حاکم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد صحیح ہے۔

٢٥٧/١٠. عَنْ رِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْكَدِيْدِ، أَوْ قَالَ: بِقُدَيْدٍ، فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنَّا يَسْتَأْذِنُوْنَ إِلَى أَهْلِيْهِمْ، فَيَأْذَنُ لَهُمْ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَكُوْنُ شِقُّ الشَّجَرَةِ الَّتِي تَلِي رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَبْغَضَ إِلَيْهِمْ مِنَ الشِّقِ الْآخَرِ، فَلَمْ نَرَ عِنْدَ ذٰلِکَ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا بَاكِيًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الَّذِي يَسْتَأْذِنُکَ بَعْدَ هَذَا، لَسَفِيْهٌ، فَحَمِدَ اللهَ، وَقَالَ حِيْنَئِذٍ: أَشْهَدُ عِنْدَ اللهِ لَا يَمُوْتُ عَبْدٌ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سُلِکَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: وَقَدْ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، وَإِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ لَا يَدْخُلُوْهَا حَتَّى تَبَوَّؤُوْا أَنْتُمْ، وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِكُمْ وَأَزْوَاجِكُمْ وَذُرِّيَّاتِكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ. وَقَالَ: إِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ، أَوْ قَالَ: ثُلُثَا اللَّيْلِ يَنْزِلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: لَا أَسْأَلُ عَنْ عِبَادِي أَحَدًا غَيْرِي، مَنْ ذَا يَسْتَغْفِرُنِي؟ فَأَغْفِرَ لَهُ، مَنِ الَّذِي يَدْعُوْنِي؟ أَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي؟ أُعْطِيَهِ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

١٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٦، الرقم: ١٦٢١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/ ٥١، الرقم: ٤٥٥٨، والطيالسي في المسند، ١٨٢/١، الرقم: ١٢٩١، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ٢٨٦/٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٠، وقال: رجاله موثقون، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٥/١، وقال: قال الضياء: هذا عندي على شرط مسلم۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّيَالِسِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت رِفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (کسی سفر میں) حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم کدید یا قدید کے مقام پر تھے کہ لوگ اپنے اہل وعیال کے پاس جانے کے لئے اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر حضور ﷺ نے کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کے رسول کے ساتھ ملے ہوئے (ایمان کے) درخت کا کنارہ انہیں دوسرے (کفر ونفاق کے) کنارے سے زیادہ مبغوض ہے۔ (راوی فرماتے ہیں:) اس بات پر ہم نے ہر ایک کو آنسو بہاتے دیکھا۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اب اس کے بعد جو بھی آپ سے اجازت طلب کرے گا وہ بیوقوف وجاہل ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کے بعد اسی وقت فرمایا: میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جو بندہ اس حال میں مرے گا کہ صدقِ دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پھر راہِ حق کی طرف رہنمائی کرے تو اسے جنت کی راہ پر چلایا جائے گا۔ آپ ﷺ نے (مزید) فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوں گے جب تک تم اور تمہارے نیک ماں باپ، تمہاری نیک بیویاں اور تمہاری نیک اولاد جنت میں اپنے گھروں میں آباد نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب نصف یا دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول کر کے فرماتا ہے: میں اپنے بندوں میں سے کسی سے بھی اپنے سوا سوال نہیں کرتا، کون ہے مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں، کون ہے مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں، یہاں تک

کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی، ابو داؤد طیالسی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

٢٥٨/١١. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ؟ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! أُدْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: سَبَقَكُمْ بِهَا عُكَّاشَةُ وَصَاحِبُهُ، أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ قُلْتُمْ، لَقُلْتُ، وَلَوْ قُلْتُ لَوَجَبَتْ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: میرے ٧٠ ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ عکاشہ رضی الله عنه نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان میں شامل فرما لے؟ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے ان میں شامل فرما لے، سارے لوگ خاموش ہو گئے، پھر ان میں سے بعض نے بعض سے کہا: کاش ہم بھی عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بھی ان میں شامل فرما لے؟ پس آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: عکاشہ اور اس کا ساتھی اس پر تم سے پہل لے گیا ہے۔ ہاں اگر تم مجھ سے کہتے اور میں (ہاں) کر دیتا تو (پھر بغیر حساب کے تمہارا جنت میں داخل ہونا) لازمی ہو جاتا۔‘‘

١١: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٧، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/٤١٢۔

٢٥٩/١٢. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَكْوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ۷۰ ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کرائیں گے، نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کرائیں گے، نہ بد شگونی لیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔''

٢٦٠/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَوَّلُ زُمْرَةٍ مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلَى أَشَدِّ ضَوْءِ كَوْكَبٍ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ هِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ رَاهَوَيْهِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم سب سے آخر پر آئے ہیں قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے۔ میری امت میں سب سے پہلے ستر ہزار افراد کا گروہ جنت میں داخل ہوگا جن کا کوئی حساب نہ ہوگا اور ان میں سے ہر شخص کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ پھر ان سے متصل

١٢: أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٨۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٥٠٤، الرقم: ١٠٥٤٨، وابن راهويه في المسند، ١/ ٣١٠، الرقم: ٢٩١، وابن المبارك في الزهد، ١/٥٤٩، الرقم: ١٥٧٤، والهناد في الزهد، ١/ ٧١، الرقم: ٥٦۔

جنت میں داخل ہونے والوں کے چہرے آسمان کے روشن ترین ستارے کی طرح ہوں گے پھراسی طرح ان کے بعد دیگر منازل ومراتب ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ راہویہ اورعبد اللہ بن مبارک نے روایت کیا ہے۔

٢٦١/ ١٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَوَعَدَنِي أَنْ يُّدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةِ الْبَدْرِ، فَاسْتَزَدْتُ فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. فَقُلْتُ: أَي رَبِّ! إِنْ لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ مُهَاجِرِي أُمَّتِي؟ قَالَ: إِذَنْ أُكْمِلُهُمْ لَکَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَنْدَه. إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا تو اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل فرمائے گا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔ میں نے زیادہ چاہا تو اس نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ٧٠ ہزار اضافہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! اگر وہ میری امت کے مہاجر (گناہوں کو ترک کرنے والوں سے پورے) نہ ہوئے؟ اس نے فرمایا: تب میں ان کو تیرے لئے گنواروں سے مکمل کروں گا۔‘‘

اسے امام احمد اور ابنِ مندہ نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

www.MinhajBooks.com

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٥٩، الرقم: ٨٧٠٧، وابن منده في الإيمان، ٢/ ٨٩٥، الرقم: ٩٧٦، هذا إسناد صحيح على رسم مسلم، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وقال: رجاله رجال الصحيح، وأورده العسقلاني في فتح الباري، ١١/ ٤١٠، وقال: سنده جيد۔

٢٦٢/١٥. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضی الله عنه قَالَ: غَابَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ، فَلَمَّا خَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً، فَظَنَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قُبِضَتْ فِيْهَا، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أُمَّتِي مَا ذَا أَفْعَلُ بِهِمْ؟ فَقُلْتُ: مَا شِئْتَ أَيْ رَبِّ! هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ، فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ لَهُ كَذٰلِكَ، فَقَالَ: لَا أُحْزِنُكَ فِي أُمَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ! وَبَشَّرَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ...... الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک دن ہماری نظروں سے اوجھل رہے، آپ تشریف نہ لائے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ آج حجرہ مبارک سے باہر نہ نکلیں گے۔ جب آپ باہر تشریف لائے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم نے سمجھا کہ آپ وصال فرما گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور اٹھا کر ارشاد فرمایا: میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے مشورہ طلب کیا کہ میں ان سے کیا معاملہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا: میرے رب! جیسا تو چاہے، وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں۔ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ طلب کیا تو میں نے اسی طرح عرض کیا۔ پس اس نے فرمایا: یا محمد (ﷺ)! میں تجھے تیری امت کے بارے غمگین نہیں

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٣٩٣، الرقم: ٢٣٣٣٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/ ١٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٨۔

کروں گا اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ میرے ستر ہزار امتی جن میں سے ہر ہزار کے ساتھ ٧٠ ہزار ہوں گے بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد بن حنبل، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اِسناد حسن ہے۔

٢٦٣/١٦. قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ: مَرِضَ ثَوْبَانُ رضي الله عنه بِحِمْصَ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قُرْطٍ الْأَزْدِيُّ فَلَمْ يَعُدْهُ، فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٌ مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ عَائِدًا. فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ: أَتَكْتُبُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبَ لِلْأَمِيرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلًى بِحَضْرَتِكَ لَعُدْتَهُ، ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ، وَقَالَ لَهُ: أَتُبَلِّغُهُ إِيَّاهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَزِعًا. فَقَالَ النَّاسُ: مَا شَأْنُهُ أَحَدَثَ أَمْرٌ؟ فَأَتَى ثَوْبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ ثَوْبَانُ بِرِدَائِهِ، وَقَالَ: اجْلِسْ حَتَّى أُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ كَثِيرٍ وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ: وَإِسْنَادُ رِجَالِهِ كُلُّهُمْ

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٨٠، الرقم: ٢٢٤٧١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٧۔

ثِقَاتٌ شَامِيُّوْنَ حِمْصِيُّوْنَ، فَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

امام شریحؒ بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ حمص میں بیمار ہوئے اس وقت وہاں کا گورنر عبداللہ بن قُرط تھا تو وہ آپ کی عیادت کے لئے نہ آیا، کلاعیین میں سے ایک شخص نے آپ کی عیادت کی تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تمہیں لکھنا آتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! لکھوائیے، اس نے لکھا رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے گورنر عبداللہ بن قرط کے نام، اَمّا بَعد: اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کا کوئی آزاد کردہ غلام تیرے پاس موجود ہوتا تو (تعظیم کرتے ہوئے) تُو اس کی عیادت کو جاتا (لیکن ہمیں بھولا ہوا ہے جبکہ اغیار کا تجھے اتنا خیال ہے)، پھر اس نے خط کو لپیٹ دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تم یہ پیغام اسے پہنچاؤ گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! وہ شخص خط لے کر چلا گیا اور اس نے اسے ابن قرط کے حوالے کر دیا، جب اس نے یہ خط پڑھا تو ڈر کے مارے کھڑا ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اسے کیا ہو گیا ہے کیا کوئی واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ فوراً عیادت کے لئے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کچھ دیر وہیں بیٹھا رہا پھر اٹھ کر واپس آنے لگا تو حضرت ثوبان نے اسے چادر سے پکڑ کر فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ میں تمہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ سناتا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے ستر ہزار امتی بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔‘‘

اسے امام احمد، ابنِ کثیر اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابنِ کثیر نے کہا ہے: اس حدیث کی اِسناد کے تمام رجال شامی حمصی ثقہ ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٦٤/١٧. عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢/ ٩٢، الرقم: ١٤١٣، وأيضاً في مسند الشاميين، ٢/ ٤٣٩، الرقم: ١٦٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٣۔

رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُوْنَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد سے حساب نہیں لیا جائے گا نیز ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار ہوں گے (جن سے حساب نہیں لیا جائے گا)۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۶۵/۱۸. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا، لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا وَثَلَاثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

١٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: في الشفاعة، ٤/ ٦٢٦، الرقم: ٢٤٣٧، وابن ماجة في السنن، كتاب: الزهد، باب: صفة محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٢/١٤٣٣، الرقم: ٤٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٦٨، الرقم: ٢٢٣٠٣، إسناده حسن، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٥، الرقم: ٣١٧١٤، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦٠، ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، ٥٨٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

فرماتے ہوئے سنا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ۷۰ ہزار کو داخل کرے گا نیز اللہ تعالیٰ اپنے چلوؤں میں سے تین چلو (اپنی حسبِ شان جہنمیوں سے بھر کر) بھی جنت میں ڈالے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابنِ ماجہ، احمد، ابنِ ابی شیبہ، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۶۶/۱۹. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ: وَاللهِ! مَا أُوْلٰئِکَ فِي أُمَّتِکَ إِلَّا کَالذُّبَابِ الْأَصْهَبِ فِي الذِّبَّانِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: کَانَ رَبِّي عزوجل قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ کَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ قَوِيٌّ، رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ٢٥٠، الرقم: ٢٢١٥٦، والطبراني في المعجم الکبير، ٨/ ١٥٩، الرقم: ٧٢٧٦، وابن أبي عاصم في السنة، ١/ ٢٦١، الرقم: ٥٨٨، وقال الألباني: إسناده صحيح ورجاله کلهم ثقات، وأيضاً في الآحاد والمثاني، ٢/ ٤٤٥، الرقم: ١٢٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٢٥، الرقم: ٥٤٧٣، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، وقال: هذا إسناد حسن، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٦/ ٦٤٦، الرقم: ٩٢٣٣، سنده صحيح۔

اللہ ﷻ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ یزید بن اخنس سلمی نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! یہ تو آپ کی امت میں شہد کی مکھیوں میں سے (ایک قسم) سفید سرخی مائل مکھیوں کی تعداد تک ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب عزوجل نے مجھ سے ۷۰ ہزار میں سے ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کو داخل کرنے کا وعدہ کیا ہے (یعنی ان ہزار خوش بختوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھ معیت اختیار کرنے والوں میں سے ۷۰ افراد کو لے کر جنت میں جائے گا) اور میرے لئے اس نے مزید تین چلوؤں کا اضافہ فرمایا ہے (اپنی حسبِ شان تین چلّو میری امت کے جہنمیوں کے نکال کر جنت میں داخل کرے گا)۔‘‘

اسے امام احمد، طبرانی، ابنِ ابی عاصم اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اِسناد قوی ہے اور اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٢٦٧/ ٢٠. عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُتْبِعُ كُلَّ أَلْفٍ بِسَبْعِيْنَ أَلْفًا (وَفِي رِوَايَةِ الطَّبَرَانِي قَالَ: ثُمَّ يَشْفَعُ كُلُّ أَلْفٍ لِسَبْعِيْنَ أَلْفًا)، ثُمَّ يَحْثِي بِكَفِّهِ ثَـلَاثَ حَثَيَاتٍ، فَكَبَّرَ عُمَرُ. فَقَالَ: إِنَّ السَّبْعِيْنَ أَلْفًا الْأُوَلَ يُشَفِّعُهُمُ اللهُ فِي آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ، وَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ أُمَّتِي أَدْنَى الْحَثَوَاتِ الْأَوَاخِرِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ، وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: قَالَ الْحَافِظُ

٢٠: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٦/ ٢٣٢، الرقم: ٧٢٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/١٢٧، الرقم: ٣١٢، وأيضاً في الأوسط، ١/١٢٧، الرقم: ٤٠٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٠٩، ٤١٤۔

الضِّيَاء أَبُوعَبْدِ اللهِ الْمَقْدَسِيُّ فِي كِتَابِهِ 'صفة الجنة': لَا أَعْلَمُ لِهَذَا الْإِسْنَادِ عِلَّةً.

''حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر ہر ہزار کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کو داخل فرمائے گا (طبرانی کی روایت کے الفاظ ہیں: پھر ہر ہزار ستر ہزار کی شفاعت کرے گا)، پھر اپنی ہتھیلی سے تین لپ مزید ڈالے گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا: ان کے پہلے ستر ہزار افراد کی شفاعت کو اللہ تعالیٰ ان کے آباء و اجداد، امہات اور قبائل کے حق میں قبول فرمائے گا اور مجھے امید ہے کہ میری امت کو دوسری ہتھیلیوں سے قریب ترین رکھے گا۔''

اسے امام ابن حبان، طبرانی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے کہا ہے کہ حافظ ضیاء الدین ابوعبد اللہ المقدسی نے اپنی کتاب 'صفة الجنة' میں لکھا ہے: میں اس اِسناد پر کوئی علت نہیں جانتا۔

۲۶۸/ ۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ (أَي اللهَ تَبَارَکَ وَتَعَالَی) الشَّفَاعَةَ لِأُمَّتِي، فَقَالَ: لَکَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: لَکَ مَعَ کُلِّ أَلْفٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا، قُلْتُ: زِدْنِي، قَالَ: فَإِنَّ لَکَ هَکَذَا وَهَکَذَا، فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ: حَسْبُنَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَا بَکْرٍ، دَعْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَکْرٍ: يَا

۲۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣١٨، الرقم: ٣١٧٣٩، والهناد بن السري في الزهد، ١/ ١٣٥، الرقم: ١٧٨، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/ ٣١١، الرقم: ٣٤٠٧۔

عُمَرُ، إِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِنْ حَفَنَاتِ اللهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْهَنَّادُ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی امت کے لئے شفاعت کا سوال کیا تو اس نے فرمایا: آپ کی خاطر (آپ کی امت میں سے) ستر ہزار بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: میرے لیے اضافہ فرمائیں، فرمایا: آپ کی خاطر ان میں سے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار داخل ہوں گے، میں نے عرض کیا: میرے لیے مزید اضافہ فرمائیں، فرمایا: پس آپ کی خاطر اتنے اتنے اور بھی (بغیر حساب چلو بھر کر جنت میں داخل کروں گا)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے لیے اتنا کافی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو بکر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا: عمر! (تمہیں معلوم تو ہے کہ) ہم سارے اللہ تعالیٰ کے چلوؤں میں سے ایک چلو ہیں (وہ چاہے تو ہتھیلی کی ایک لپ سے ہم سب کو جنت میں داخل کر دے)۔‘‘

٢٦٩/٢٢. عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِيْقِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أُعْطِيْتُ سَبْعِيْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، فَزَادَنِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَرَأَيْتُ أَنَّ ذَالِکَ آتٍ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى وَمُصِيْبٌ مِنْ حَافَّاتِ الْبَوَادِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَابْنُ كَثِيْرٍ.

٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٦، الرقم: ٢٢، وأبو يعلى في المسند، ١/١٠٤، الرقم: ١١٢، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤١٠۔

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ستر ہزار افراد ایسے عطا کیے گئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے اور ان کے دل ایک شخص کے دل کے مطابق ہوں گے۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے زیادہ چاہا تو اس نے (اپنے ان مقربانِ خاص کی سنگت اختیار کرنے والوں کا خیال رکھتے ہوئے ان میں سے) ہر ایک کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار کا میرے لئے اضافہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ مقام دیہات کے رہنے والوں کو حاصل ہوگا اور ننگے پاؤں چلنے والے صحرائی باشندوں کو پہنچے گا۔‘‘

اسے امام احمد، ابو یعلی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٧٠/٢٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي أَعْطَانِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنْ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، قَالَ عُمَرُ: فَهَلَّا اسْتَزَدْتَهُ؟ قَالَ: قَدِ اسْتَزَدْتُهُ فَأَعْطَانِي هٰكَذَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھے ایسے ۷۰ ہزار امتی عطا فرمائے ہیں جو بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ

٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٧، الرقم: ١٧٠٦، والبزار في المسند، ٦/٢٣٤، الرقم: ٢٢٦٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤١٠۔

نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اس نے مجھے ہر فرد کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: کیا آپ نے اس سے زیادہ نہیں چاہا؟ فرمایا: میں نے اس سے زیادہ چاہا تو اس نے مجھے اتنا اور عطا فرمایا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے لَپ بھر کر ڈالی)۔‘‘

اسے امام احمد، بزار اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٧١. عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم إِنَّهُ تُغِيبُ عَنْهُمْ ثَـلَاثًا لَا يَخْرُجُ إِلَّا لِصَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ، فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِکَ، قَالَ: إِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِي هَذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ، الْمَزِيدَ، فَوَجَدْتُ رَبِّي وَاجِدًا، مَاجِدًا، كَرِيمًا. فَأَعْطَانِي مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ السَّبْعِينَ أَلْفًا، سَبْعِينَ أَلْفًا، قَالَ قُلْتُ: يَا رَبِّ! وَتَبْلُغُ أُمَّتِي هَذَا؟ قَالَ: أُكْمِلُ لَکَ الْعَدَدَ مِنَ الْأَعْرَابِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

’’حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے پاس تین دن تک صرف فرض نمازوں کے علاوہ تشریف فرما نہ ہوئے تو آپ سے اس بارے میں عرض کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ٧٠ ہزار امتی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے ان تین دنوں میں اپنے رب سے مزید کا سوال کیا تو میں نے اسے عطا فرمانے والا، عظمت و بزرگی والا اور بہت کرم کرنے والا پایا۔ پس اس نے مجھے اس ستر ہزار کے ہر فرد کے ساتھ ستر ستر ہزار عطا فرمائے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا میری

٢٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٢٥٢، الرقم: ٢٦٨۔

امت اس عدد تک پہنچ جائے گی؟ اس نے فرمایا: میں تیری خاطر اس عدد کو گنواروں سے پورا کروں گا۔‘‘

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٧٢/ ٢٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: لِكُلِّ رَجُلٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا. قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! وَكَانَ عَلٰی كَثِيْبٍ، فَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: زِدْنَا يَارَسُوْلَ اللهِ! فَقَالَ: هٰذَا وَحَثَا بِيَدِهِ، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَبْعَدَ اللهُ مَنْ دَخَلَ النَّارَ بَعْدَ هٰذَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی وَالْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ. إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کے ساتھ مزید ۷۰ ہزار افراد ہوں گے۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ ریت کے ٹیلہ پر تھے، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لپ بھری (اور اضافہ فرما دیا)۔ انہوں نے (پھر) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لو اور اپنے ہاتھوں سے پھر لپ بھری۔ انہوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنی رحمت سے دور فرمائے جو

٢٥: أخرجه أبو يعلی في المسند، ٦/ ٤١٧، الرقم: ٣٧٨٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٥٤، الرقم: ٢٠٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وقال: إسناده حسن، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥، وقال: هذا إسناد جيد ورجاله كلهم ثقات، ما عدا عبد القاهر بن السري، وقد سُئل عنه ابن معين، فقال: صالح۔

اس کے بعد بھی جہنم میں داخل ہو۔‘‘

اسے امام ابو یعلی، مقدسی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن ہے۔

۲۶/۲۷۳. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ مِائَةَ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنَا، قَالَ لَهُ: وَهٰكَذَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ زِدْنَا، فَقَالَ: وَهٰكَذَا، وَأَشَارَ بِيَدِهِ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ زِدْنَا، فَقَالَ: وَهٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: قَطْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: مَا لَنَا وَلَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَادِرٌ أَنْ يُدْخِلَ النَّاسَ الْجَنَّةَ كُلَّهُمْ بِحَفْنَةٍ وَاحِدَةٍ، قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: صَدَقَ عُمَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ایک لاکھ امتیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اتنا اور، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ اور زیادہ کیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۲٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۹۳، الرقم: ۱۳۰۳۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۳٦٤، الرقم: ۸۸۸٤، وأبو نعيم الأصبهاني في حلية الأولياء، ۲/۳٤٤، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٤/۳۸۳، الرقم: ۷۱۱۵، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/۳۹۵۔

نے فرمایا: لو اتنا اور، پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پھر عرض کیا: حضور کچھ اور زیادہ کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اور لے لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا: ابو بکر! بس کیجئے، انہوں نے کہا کہ اے ابنِ خطاب تجھے اور ہمیں اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک ہاتھ سے تمام انسانوں کو جنت میں داخل فرما دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، ابو نعیم اصبہانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

۲۷۴/۲۷. عَنْ عُمَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّتِي ثَلَاثَ مِائَةِ أَلْفٍ الْجَنَّةَ. فَقَالَ عُمَيْرٌ: يَا نَبِيَّ اللهِ! زِدْنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُکَ يَا عُمَيْرُ، فَقَالَ عُمَيْرٌ: مَا لَنَا وَلَکَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَمَا عَلَيْکَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللهُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ النَّاسَ الْجَنَّةَ بِحَفْنَةٍ أَوْ بِحَثْيَةٍ وَاحِدَةٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ وَابْنُ كَثِيرٍ.

’’حضرت عمیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے میرے ۳ لاکھ امتیوں کو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمیر! بس کیجئے، تو عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابنِ

۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۷/ ۶۴، الرقم: ۱۲۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۱/ ۳۹۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/ ۴۰۵، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۴/ ۷۲۹، الرقم: ۶۰۶۵۔

خطاب! ہمیں اور آپ کو کیا ہے، اور آپ کا کیا حرج ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم (سب کو بلا حساب) جنت میں داخل فرما دیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یقیناً اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنی مخلوق کو ایک ہی چلو سے یا ایک ہی لپ سے جنت میں داخل فرما دے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔

٢٧٥/٢٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، وَجَمَعَ كَفَّهُ، قَالَ: زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: وَهٰكَذَا، فَقَالَ عُمَرُ: حَسْبُکَ يَا أَبَا بَكْرٍ! فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: دَعْنِي يَا عُمَرُ! مَا عَلَيْکَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ كُلَّنَا؟ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ اللهَ عزوجل إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: صَدَقَ عُمَرُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَعْمَرٌ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَابْنُ كَثِيْرٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ۴ لاکھ افراد کو (بغیر حساب و عذاب کے) جنت میں

٢٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١٦٥، الرقم: ١٢٦٩٥، ومعمر بن راشد في الجامع، ١١/ ٢٨٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/ ٣٥٩، الرقم: ٣٤٠٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/ ٢٥٥، الرقم: ٢٧٠٣، ٢٧٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٤٠٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٥۔

داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اضافہ فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح بھی ہے اور آپ نے اپنی ہتھیلی کو اکٹھا کیا (اور لپ ڈال دی)۔ انہوں نے (دوبارہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے لئے اور اضافہ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس طرح بھی ہے (پہلی طرح ہی کیا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابوبکر! بس کیجئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عمر! مجھے چھوڑ دو، آپ کو کیا پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام کو (بلا حساب) جنت میں داخل فرما دیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنی مخلوق کو ایک ہی لپ سے جنت میں داخل فرما دے۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عمر نے سچ کہا۔''

اسے امام احمد، معمر بن راشد، طبرانی اور ابنِ کثیر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے: اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٧٦/٢٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْحُبْرَانِيِّ الْأَنمَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِيْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَيُشَفِّعُ لِكُلِّ أَلْفٍ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، ثُمَّ يَحْثُو إِلَيَّ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِكَفِّهِ. قَالَ قَيْسٌ: قَالَ: فَأَخَذْتُ بِتَلَابِيْبَ أَبِي سَعِيْدٍ فَجَذَبْتُهُ جَذْبَةً فَقُلْتُ: أَسَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ بِأُذُنِي وَوَعَاهُ قَلْبِي. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَحَسَبَ ذَالِکَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: فَبَلَغَ أَرْبَعَ

٢٩: أخرجه ابن أبي عاصم في الآحاد والمثانی، ٥/ ٢٩٨، الرقم: ٢٨٢٥، وأيضاً في السنة، ٢/ ٣٨٥، الرقم: ٨١٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣٩٦/١، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٧/ ١٧٧، الرقم: ١٠٠١٧، سنده صحيح، وكلهم من رجال الصحيح إلا قيس بن حجر وهو شامي ثقة۔

مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ وَتِسْعَ مِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ذٰلِکَ يَسْتَوْعِبُ إِنْ شَاءَ اللهُ مُهَاجِرِي أُمَّتِي، وَيُوَفِّيْنَا اللهُ مِنْ أَعْرَابِنَا.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ کَثِيْرٍ.

’’حضرت ابو سعید حبرانی اَنماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت کے ۷۰ ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور ہر ہزار ۷۰ ہزار کی شفاعت کرے گا، پھر وہ میری خاطر اپنی ہتھیلی سے تین چُلّو بھی (جنت میں) ڈالے گا۔ قیس فرماتے ہیں: میں نے ابو سعید کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے (ہوئے کہا:) کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ انہوں نے کہا: ہاں اپنے کانوں سے سنا اور مجھے یاد بھی ہے۔ ابو سعید کہتے ہیں: حضور ﷺ نے اسے شمار کیا تو چالیس کروڑ اور نو لاکھ تک تعداد پہنچ گئی۔ بعد ازاں حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ عدد اِن شاء اللہ میری امت کے مہاجروں کو گھیر لے گا اور اللہ تعالیٰ یہ گنتی ہمارے کچھ دیہاتیوں سے بھی پوری فرمائے گا۔‘‘

اسے امام ابن اَبی عاصم اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com